روزنامہ
الفضل
FD-10
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org
ہفتہ 11 اپریل 2009ء 14 ربیع الثانی 1430 ہجری 11 شہادت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 79

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بسم اللہ .... یہ آیت سورۃ ممدوحہ کی آیتوں میں سے پہلی آیت ہے اور قرآن شریف کی دوسری سورتوں پر بھی لکھی گئی ہے اور ایک اور جگہ بھی قرآن شریف میں یہ آیت آئی ہے اور جس قدر تکرار اس آیت کا قرآن شریف میں بکثرت پایا جاتا ہے اور کسی آیت میں اس قدر تکرار نہیں پایا جاتا۔.................. اب یہ آیت جن کامل صداقتوں پر مشتمل ہے ان کو بھی سن لینا چاہئے۔ سو منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ اصل مطلب اس آیت کے نزول سے یہ ہے کہ تا عاجز اور بے خبر بندوں کو اس نکتۂ معرفت کی تعلیم کی جائے کہ ذات واجب الوجود کا اسم اعظم جو اللہ ہے کہ جو اصطلاح قرآنی ربانی کے رو سے ذات مستجمع جمیع صفات کاملہ اور منزہ عن جمیع رذائل اور معبود برحق اور واحد لاشریک اور مبدء جمیع فیوض پر بولا جاتا ہے۔ اس اسم اعظم کی بہت سی صفات میں سے جو دو صفتیں بسم اللہ میں بیان کی گئی ہیں یعنے صفت رحمانیت ورحیمیت انہیں دو صفتوں کے تقاضے سے کلام الٰہی کا نزول اور اس کے انوار و برکات کا صدور ہے۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد1 ص 414)

دوسری صداقت کہ جو بسم اللہ .... میں مودع ہے یہ ہے کہ یہ آیت قرآن شریف کے شروع کرنے کے لئے نازل ہوئی ہے اور اس کے پڑھنے سے مدعا یہ ہے کہ تا اس ذات مستجمع جمیع صفات کاملہ سے مدد طلب کی جائے جس کی صفتوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ رحمان ہے اور طالب حق کے لئے محض تفضّل اور احسان سے اسباب خیر اور برکت اور رشد کے پیدا کر دیتا ہے اور دوسری صفت یہ ہے کہ وہ رحیم ہے یعنے سعی اور کوشش کرنے والوں کی کوششوں کو ضائع نہیں کرتا بلکہ ان کے جدوجہد پر ثمرات حسنہ مترتب کرتا ہے اور ان کی محنت کا پھل ان کو عطا فرماتا ہے اور یہ دونوں صفتیں یعنے رحمانیت اور رحیمیت ایسی ہیں کہ بغیر ان کے کوئی کام دنیا کا ہو یا دین کا انجام کو نہیں پہنچ سکتا اور اگر غور کرکے دیکھو تو ظاہر ہوگا کہ دنیا کی تمام مہمات کے انجام دینے کے لئے یہ دونوں صفتیں ہر وقت اور ہر لحظہ کام میں لگی ہوئی ہیں۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 ص 421)

حفاظت قرآن کے دو ذرائع

ایک محقق اینڈریو رپن لکھتے ہیں۔

اگر قرآن کریم صرف حفظ کے ذریعے آگے منتقل ہوتا تو اس میں ایسی تبدیلیاں ہو سکتی تھیں جیسی احادیث اور دور جاہلی کی شاعری میں ہیں۔ اگر قرآن کریم صرف تحریری طور پر آگے منتقل ہوتا تو پھر میثاق مدینہ کے نسخہ کی طرح اس کے بھی باہمی مختلف نسخے ہوتے۔ لیکن موجودہ صورت میں ایسا بالکل بھی ممکن نہیں ہوا۔ حفظ کے متوازی متن کی تحریری صورت نے حفظ کی حفاظت کی اور اس میں تبدیلی نہیں ہونے دی اور تحریر کے متوازی حفظ نے تحریر کی حفاظت کی اور اس میں تبدیلی نہیں ہونے دی۔

(Andrew Rippin (Ed) Approaches of the History of Interpretation of the Qur'an, 1988, Clarendon Press, Oxford, p.44)

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ

6 بجے شام نشر ہوگا

پاکستان میں اوقات کی تبدیلی کی وجہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مورخہ 17 اپریل 2009ء سے ایم ٹی اے پر براہ راست شام 6:00 بجے نشر ہوا کرے گا۔ احباب تبدیلی نوٹ فرمالیں۔

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر 14-4550/3 معرفت مکرم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

خالی آسامیاں

مندرجہ ذیل سپیشلسٹ رجسٹرار رزسنگ آسامیوں کی فضل عمر ہسپتال میں فوری ضرورت ہے۔

☆ای این ٹی سپیشلسٹ
☆گائنی سپیشلسٹ
☆آئی سپیشلسٹ
☆میڈیکل رگائنی رسرجیکل رجسٹرار میل رفی میل
☆نرسز میل رفی میل
☆ریڈیوگرافر اور لیبارٹری ٹیکنیشن

کوالیفائیڈ خواہشمند خواتین وحضرات اپنی درخواستیں صدر صاحب رامیر صاحب جماعت کی سفارش سے بنام ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ جلد روانہ کریں۔ تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ بعض تجربہ کار کوالیفائیڈ حضرات کو کنٹریکٹ پر بھی رکھا جاسکتا ہے۔ مزید معلومات کیلئے ایڈمنسٹریشن آفس سے رابطہ کرسکتے ہیں۔ فون نمبر: 047-6215646

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

فلسطینیوں کے لئے دعاؤں کی بہت ضرورت ہے وہ ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں

ان کی اقتصادی مدد بھی کریں اور مدد کرنے والی تنظیموں کو بھی ڈونیشن دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 16 جنوری 2009 کے آخر پر فرمایا

اس وقت میں ایک دعا کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے گزشتہ دو خطبوں میں بھی اس طرف توجہ دلائی تھی کہ فلسطینیوں کے لئے دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ ان کے حالات تو اب خراب سے خراب تر ہوتے چلے جا رہے ہیں اور اب حقیقت میں وہ ظلم کی بڑی خطرناک چکی میں پس رہے ہیں اور اسرائیلیوں کا ظلم بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اب تو جو اسرائیل کے ہمدرد تھے ان میں سے بھی کئی چیخ اٹھے ہیں۔ یہ چیخ و پکار اوپری ہے یا واقعی حقیقت میں ان کو احساس ہوا ہے۔ لیکن اب بہرحال شور مچ رہا ہے۔ بہرحال پہلے خاموش بیٹھنے والے بھی یہی لوگ تھے اگر ابتداء سے ہی انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے فیصلہ کرتے تو یہ حالات نہ ہوتے۔ تو یہ جو ان ملکوں کی خاموشی رہی ہے، یہ بھی ظلم کا ساتھ دینے والی بات ہے اور ظلم کو ہوا دینے کے مترادف ہے۔ بہرحال معصوم بچے، عورتیں اور بوڑھے جس بے دردی سے شہید کئے جا رہے ہیں، اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے بھی رحم اور فضل کی دعا مانگیں۔ اس وقت ہم ان مظلوموں کی صرف یہی مدد کر سکتے ہیں اور دوسرے یہ UN کی بعض منظور شدہ تنظیمیں ہیں اور خود UN کا ادارہ بھی ان مریضوں اور بھوکوں کے لئے وہاں دوائیاں اور خوراک پہنچا رہے ہیں۔ گو کہ یہ انتظام اتنا معیاری تو نہیں بعض جگہوں پہ صحیح طرح پہنچ بھی نہیں رہا۔ لیکن پھر بھی صرف ان ذرائع سے ہی ان کی مدد ہو سکتی ہے اگر کی جا سکتی ہے، ایک قسم کی مادی مدد۔ اسی طرح Save The Children ایک تنظیم ہے اور دوسری تنظیمیں ہیں، یہ تنظیمیں وہاں مدد کر رہی ہیں تو ان تنظیموں کو بھی جو ڈونیشن مانگتی ہیں ہمیں مدد کرنی چاہئے اور ہیومینیٹی فرسٹ بھی کچھ کر کے ان کے ذریعہ سے بھیجے گی اور جماعتی طور پر بھی انشاء اللہ مدد ہو گی۔ تو یہ مدد ضرور احمدیوں کو کرنی چاہئے جن جن کو توفیق ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ جیسا کہ میں نے کہا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان معصوموں پر رحم فرمائے اور ظالم کو پکڑے۔

(الفضل 19 جنوری 2009ء)

تعارف

روشنی کا سفر

مختصر سوانح حضرت حکیم مولانا نورالدین بھیروی خلیفۃ المسیح الاول

مصنفہ: صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ
مطبوعہ: لاہور آرٹ پریس لاہور
ناشر: جمال الدین انجم
صفحات: 102

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا مبارک وجود جماعت احمدیہ میں ایک اہم اور تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ سے اللہ تعالیٰ نے خلافت احمدیہ کا سلسلہ شروع فرمایا اور خلیفۃ المسیح الاول کے عہدہ جلیلہ پر متمکن فرمایا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد احباب جماعت نے آپ کو متفقہ طور پر منتخب کیا اور اللہ کے حکم سے قدرت ثانیہ کا آغاز ہوا۔ آپ کی سیرت و سوانح پر کتب و مضامین کثرت سے لکھے گئے ہیں۔ حال ہی میں محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی مختصر سوانح تصنیف کی ہے، جو آسان اور دلچسپ پیرائے میں مفید معلومات کا مجموعہ ہے جن موضوعات پر قلم اٹھایا گیا ہے ان میں ولادت، خاندان، بچپن، تعلیم، اسفار، شادی، بھیرہ میں درس و تدریس اور مطب کا آغاز، حضرت مسیح موعود کی پہلی زیارت، خدمت دین کے لئے ملازمت سے استعفیٰ، عہد خلافت اور اس کا پہلا جلسہ سالانہ، مدرسہ احمدیہ کا قیام، کتب وغیرہ۔

سیدنا حضرت مسیح موعود سے آپ نے خوشنودی کی یہ سند حاصل کی۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نور یقیں بودے

حضور کی بھیرہ آمد کے حوالے سے زیر تبصرہ کتاب میں درج ہے کہ بھیرہ آتے ہی آپ نے قرآن اور حدیث کے درس اور پڑھانے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اس کے علاوہ آپ نے خدمت خلق کے جذبہ کے ساتھ دواخانہ بھی جاری کر دیا۔ یہاں آپ غرباء کو تو مفت دوا دیتے ہی تھے لیکن باقی مریضوں سے بھی خود نہیں مانگتے تھے اور یہ طریق آپ کا آخر وقت تک رہا۔ بعض مقامی طبیبوں نے آپ سے کہا کہ آپ یہاں نہیں چل سکیں گے لیکن آپ نے اپنے خدا پر توکل کرتے ہوئے کام شروع کیا۔

حضرت مسیح موعود کی حضرت خلیفہ اول نے جب زندگی میں پہلی زیارت کی وہ لمحات ان کی زندگی کا رخ بدلنے والے تھے۔ مارچ 1885ء سے کچھ پہلے کی بات ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود کا پہلا اشتہار دیکھتے ہی جموں سے قادیان پہنچے اور آپ کا نورانی چہرہ دیکھتے ہی آپ کی سچائی کو بھانپ لیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اپنے دور خلافت میں خلافت احمدیہ کے استحکام کے لئے بہت پُرمعارف ارشادات جماعت کے سامنے رکھے، اپنے عہد خلافت کے پہلے جلسہ میں آپ نے دو تقاریر کیں، پہلی تقریر میں آپ نے ضرورت خلافت اور اطاعت خلافت کی طرف خاص توجہ دلائی۔ اس خطاب کے آخری الفاظ یہ تھے۔ تم نے خود میری بیعت نہیں کی بلکہ میرے مولیٰ نے تمہارے دلوں کو میری طرف جھکا دیا۔ پس تمہیں میری فرمانبرداری ضروری ہے۔ اس دلچسپ اور مفید کتاب کے تصنیف اور طبع کروانے پر مصنفہ مبارکباد کی مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے احسن عطا فرمائے۔

(ایف شمس)

سب سے بڑا واعظ

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

''مولوی عبدالکریم صاحب کی موت کو دیکھو اور اس پر غور کرو کہ بڑی عبرت کی جگہ ہے کس طرح ناگہانی موت ان پر وارد ہوئی۔ ہر ایک شخص کو سمجھنا چاہئے کہ یہ دن کسی وقت آنے والا ہے۔ سب کو اس کے واسطے تیار رہنا چاہئے۔ ان باتوں کا تصور اور مطالعہ انسان کو سچا مومن بنا دیتا ہے۔ جب انسان دنیا کی طرف جھکتا ہے اور بہت امور کو اپنے گلے ڈال لیتا ہے تو ایک طول امل پیدا ہوتا ہے۔ طول امل سے ہی سب خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جو شخص عمر کو لمبا سمجھتا ہے اور بڑی بڑی امیدیں کرتا ہے اور کہتا ہے یہ کروں گا وہ کروں گا اس کے واسطے دل کی پاکیزگی کا حصول مشکل ہے۔ مومن کو چاہئے کہ رات کو سوئے اور صبح اٹھنے کی امید نہ کرے اور صبح اٹھے تو رات تک زندگی کی امید نہ رکھے۔ سب سے اعلیٰ اور آخری بات یہ ہے کہ دل کی پاکیزگی حاصل ہو۔ جب خدا تعالیٰ کسی پر فضل کرتا ہے تو دل کی پاکیزگی اس کو عطا کرتا ہے۔ بغیر فضل الٰہی کے پاکیزگی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اول بات یہ ہے کہ طول امل جاتا رہے۔ تب انسان تسلی پکڑتا ہے جب انسان دن بھر ناجائز وسائل اختیار کرتا ہے اور دنیا کمانے کے پیچھے پڑا رہتا ہے تو دل ناپاک ہو جاتا ہے۔ مگر موت سے زیادہ اور کوئی واعظ نہیں یہی بڑا واعظ ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 516)

☆......☆......☆

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

سکیم مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود۔2009ء

حقیقۃ الوحی

سوال و جواب کی صورت میں (صفحہ 1 تا 142)

ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ حقیقۃ الوحی کو پڑھیں بلکہ یاد کرلیں۔حضرت مسیح موعود

مرسلہ: مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد مرکزیہ

مجلس مشاورت پاکستان منعقدہ 20 تا 22 مارچ 2009ء میں یہ طے پایا ہے کہ علمی اور روحانی معیار بلند کرنے کے لئے کتب حضرت مسیح موعود کا مطالعہ ضروری ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

”آج کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود کے اقتباسات کے پڑھ کر سنانے سے بہتر اور کوئی طریق نہیں ہے۔اتنا گہرا اثر رکھتے ہیں۔حضرت مسیح موعود کے الفاظ اس طرح دل کی گہرائی سے نکل کے دل کی گہرائی تک ڈوبتے ہیں اور ایک ایسے صاحب تجربہ کا کلام ہے جس کی بات میں ادنیٰ بھی جھوٹ یا ریاء کی ملونی نہیں ہے۔ہر بات جو کہتا ہے وہ سچی کہتا ہے اس سے زیادہ دل پر اثر کرنے والی اور کیا بات ہوسکتی ہے۔ اگر ساری عمر بھی حضرت مسیح موعود کے اقتباسات پر ہی خطبے دیئے جائیں تو جماعت کیلئے اس سے زیادہ خوشخبری کوئی نہیں ہوسکتی۔ایک ایسے پیارے انداز کی نصیحت ہے کہ دوسرے کے منہ کی باتوں کے مقابل پر ایسا ہے کہ دوسرے منہ کی باتیں زمین سے تعلق رکھتی ہیں اور یہ آسمان سے تعلق رکھتی ہیں۔آسمان سے تعلق کے باوجود آسمان سے اس طرح اترتی ہیں جیسے رحمت باراں اُتر رہی ہے“۔

(خطبہ جمعہ 13 فروری 1998 از الفضل 23 نومبر 1999ء)

پس حضرت مسیح موعود کی کتب، ملفوظات، اشتہارات اور مکتوبات پڑھانے کا خاص اہتمام کیا جائے۔اس ارشاد کی روشنی میں تجویز ہے کہ اس سال کے لئے اس کتاب کو ساری جماعت بشمول ذیلی تنظیموں کے لئے بطور نصاب مقرر کردیا جائے اور ہر سہ ماہی میں اس کتاب کے ایک حصہ کا امتحان بھی لیا جائے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

”ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ حقیقۃ الوحی کو اول سے آخر تک بغور پڑھیں بلکہ اس کو یاد کرلیں۔کوئی مولوی ان کے سامنے نہیں ٹھہر سکے گا کیونکہ ہر قسم کے ضروری امور کا اس میں بیان کیا گیا ہے اور اعتراضوں کے جواب دیئے گئے ہیں“۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 235)

حقیقۃ الوحی کی اہمیت اور اس کو بغور پڑھنے کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود نے ایک اور موقع پر فرمایا:

”میں نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں بہت سے ایسے نشان لکھے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ خدا جس کی شناخت اور محبت ہماری عین نجات ہے وہ (دین حق) کے ذریعہ سے ہی ملتا ہے اور (دین حق) ہی ایک ایسا مذہب ہے جو اپنے نشانوں کی چھری سے دہریت کے بھوت کو ذبح کرتا ہے۔اور ناستک مت کے ہیکل کو توڑتا ہے“۔

(چشمہ معرفت۔روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 313)

”میں نے جو کتاب حقیقۃ الوحی لکھی ہے اس کو جو شخص حرف بحرف پڑھے گا۔میں نہیں خیال کرتا کہ پھر وہ یہ خیال کرے کہ میں وہی ہوں جو اس کے خیال میں پڑھنے سے پہلے تھا“۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 166)

”کتاب حقیقۃ الوحی میں ہم نے تمام قسم کی باتوں کو مختصر طور پر جمع کردیا ہے۔اور اس میں قسم دی ہے کہ لوگ کم از کم اول سے آخر تک اس کو پڑھ لیں۔۔۔کم از کم ہمارے دلائل کو ایک دفعہ بغور مطالعہ کرلیں خواہ تھوڑا تھوڑا کرکے پڑھیں“۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 172)

”ایک دفعہ جو امتحان لینے کی تجویز کی گئی تھی۔بہت ضروری تھی۔اس کا ضرور بندو بست ہونا چاہئے۔حقیقۃ الوحی اس مطلب کے لئے بہت مفید کتاب ہے“۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 212)

”ہم نے ایک سو ستاسی نشانات کتاب حقیقۃ الوحی میں نہایت ہی اختصار کے ساتھ درج کئے ہیں“۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 352)

”ایک تازہ کتاب حقیقۃ الوحی میں نے لکھی ہے۔اس کا مطالعہ کرکے دیکھ لیا جاوے کہ کس قدر نشان خدا تعالیٰ نے میری تائید کے واسطے ظاہر فرمائے“۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 554)

ان سفارشات کی تعمیل میں ایک جامع سکیم بنائی گئی ہے۔ہم سب کو اس سکیم کے مطابق حقیقۃ الوحی کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

☆ہر احمدی روزانہ حقیقۃ الوحی کے کم از کم 7 صفحات کے مطالعہ کو یقینی بنائے۔اگر یہ 7 صفحات آرام سے بھی پڑھے جائیں تو اس پر 25 تا 30 منٹ صرف ہوتے ہیں۔اس طرح 4 ماہ میں اس کتاب کا مکمل مطالعہ ہوسکتا ہے۔اور ایک سال میں ہم 3 دفعہ اس کا مطالعہ کرسکتے ہیں۔کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود کا ارشاد ہے کہ:

”وہ شخص جو ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے“۔

(سیرت المہدی)

☆اگر ہم اس کام کا آغاز آج سے کریں تو 20 دنوں میں 140 صفحات کا مطالعہ ہوجائے گا۔

آپ کی سہولت کے لئے صفحہ نمبر 1 تا صفحہ نمبر 142 میں سے کچھ سوالات بطور نمونہ پیش خدمت ہیں۔تاکہ پڑھنے اور یاد رکھنے میں آسانی ہو۔

☆ہر ماہ کے آغاز میں روزنامہ الفضل میں ایک پرچہ شائع کیا جائے گا اور اس پرچے کو حل کرکے ہر فرد جماعت نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کو بھجوائے اور نظارت اس کی مارکنگ کرے گی اور واپس آپ کو بھجوائے گی۔

سوالات حقیقۃ الوحی

صفحہ 1 تا 142

(صفحہ 1)

1۔ٹائٹل پیج بار اوّل پر اردو شعر درج ہے وہ لکھئے؟

2۔ ٹائٹل پیج بار اوّل پر عربی زبان میں ایک وحی درج ہے۔کیا آپ اس کا پہلا فقرہ بتاسکتے ہیں؟

3۔ اس کتاب کی تاریخ اشاعت کیا ہے؟

4۔ پہلی بار یہ کتاب کس مطبع میں چھپی ہے؟

(صفحہ 2)

5۔ یہ کتاب جو جامع جمیع دلائل وحقائق ہے اس کے اثرات کیا ہیں؟

6۔ جو لوگ حضرت مسیح موعود پر اعتراض کرتے ہیں ان کا رد کس طرح بیان کیا گیا ہے؟

7۔ برہمو اور آریہ کون ہیں؟

8۔ عیسائیوں کے نزدیک خدا کا کیا تصور ہے؟

(صفحہ 3)

9۔اس کتاب کے لکھنے کی کیا ضرورت پیش آئی؟

10۔ مصفاوحی کون لوگ پاتے ہیں؟

11۔ نفس کی تاریکی اور شیطانی غلبہ کی صورت میں جو وحی ہو اس کی تشبیہ حاشیہ میں کس چیز سے دی گئی ہے؟

(صفحہ 4 تا 6)

12۔ شیطان کا کن لوگوں پر تسلط نہیں ہوتا؟

13۔ بعض فاسق فاجر لوگ بھی سچی خواب دیکھ لیتے ہیں اس کی کیا تشریح ہے؟

(صفحہ 7 تا 13)

14۔ معرفت الٰہی کے لئے انسانی فطرت کو دو قسم کے قویٰ دیئے گئے ہیں۔ان کی تشریح کیجئے؟

15۔ علم کی تین اقسام کی وضاحت کیجئے؟

16۔وحی الابتلاء اور وحی الاصطفاء کی تشریح کیجئے؟

17۔ اس تمام تقریر (یعنی باب اول میں بیان شدہ امور) سے حضرت مسیح موعود کا مدعا کیا ہے؟

(صفحہ 14 تا 16 نصف)

18۔ سچی خواب اور سچے الہام پانے والوں کی دوسری قسم کیا ہے؟

(صفحہ 16 نصف تا 28)

19۔ اکمل اور اصفٰی وحی پانے والے کون ہیں کس طرح یہ مقام پاتے ہیں؟

20۔ اکمل اور اصفٰی وحی پانے والے لوگوں کی علامات کیا ہیں تفصیل سے بیان کریں؟

21۔ یہ خیال کہ مقبولین کی ہر ایک دعا قبول ہو جاتی ہے سراسر غلط ہے۔اس بارہ میں دو آیات درج کر کے ان کی تشریح کریں؟

22۔ تیسرے درجہ کے لوگوں یعنی کامل الایمان اور کامل المحبت لوگوں کی خوابوں اور الہامات کی دوسرے لوگوں یعنی غیر مقبولوں سے جو امتیاز ہوتا ہے۔اس کی دوبارہ وضاحت کی گئی ہے وہ بیان کریں؟

23۔ آسمانی نشانوں سے حصہ لینے والے تین قسم کے آدمی ہوتے ہیں۔ان کی تفصیل لکھئے؟

24۔ روحانی مراتب کی تین حالتیں کون سی ہیں۔ وضاحت کیجئے؟

25۔ اعلیٰ واکمل مرتبہ یعنی مرتبہ ثالثہ کی تصویر کھینچیے؟

26۔”روحانی طور پر انسان کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی کمال نہیں......“ کی تشریح میں وہ آیت درج کریں جو صفحہ 27 پر درج کی گئی ہے؟

27۔ کُلٌّ فِیْ فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ سے کیا استنباط فرمایا گیا ہے اور تین انبیاء کے مبارک ناموں کے ساتھ اس کو کس طرح واضح کیا گیا ہے؟

(صفحہ 33 تا صفحہ 35)

28۔ آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد صحابہ کرام کا اتفاق کس عقیدہ پر تھا اور قرآن شریف کی کس آیت سے یہ استنباط انہوں نے کیا؟

29۔ حضرت حسان بن ثابتؓ کا شعر مع ترجمہ درج کیجئے؟

(صفحہ 36)

30۔ بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ سے کیا غلط فہمی ہو سکتی ہے اور اس کو کس طرح رد کیا گیا ہے؟

(صفحہ 37 تا صفحہ 39)

31۔ لٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ سے جو عام استنباط کیا جاتا ہے اس کا کیا جواب ہے؟

32۔ حضرت عیسیٰؑ کو خواب میں دیکھنے کی کیا تعبیر کی گئی ہے؟

33۔ ان صفحات میں بیان شدہ آیات کا شان

نزول کیا ہے؟

(صفحہ 40)

34۔ واقعہ معراج کا ذکر کس ضمن میں ہے اور اس سے کیا استنباط ہے؟

35۔ یہودیوں کا انکار کس بات سے تھا اور اس کا ذکر کس سلسلہ میں ہے؟

36۔ حضرت عیسیٰؑ کی عمر کے بارہ میں احادیث سے کیا استنباط ہوتا ہے؟

(صفحہ 41)

37۔ دجّال اور شیطان کے بارہ میں کیا مضمون بیان فرمایا گیا ہے؟

38۔ دجّال سے مراد نصرانیت کا فتنہ ہے ثابت کیجئے؟

(صفحہ 42)

39۔ ”حضرات عیسائیوں کی غلطی کو بھی دیکھو ......“ سے کون سی غلطی مراد ہے؟

40۔ کیا یسوع کے واقعہ کو یونس اور اسحاق کے واقعہ سے کوئی مشابہت ہوسکتی ہے؟

41۔ یسوع کی ساری رات کی دعا سے کیا استنباط ہوتا ہے؟

(صفحہ 43)

42۔ آیت اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی...... سے کیا استنباط کیا گیا ہے؟

43۔ صحابہ کا اجماعی عقیدہ کیا تھا؟

(صفحہ 44 تا 45)

44۔ اس اجماع کے متعلق امام احمد بن حنبل کی کیا رائے ہے؟

45۔ مہدی اور مسیح کے متعلق امت میں مختلف نظریات کیا ہیں؟

46۔ ملاکی نبی کی کتاب میں کیا پیشگوئی تھی اور اس سے کس قوم کو کیا ٹھوکر لگی؟

(صفحہ 47)

47۔ دو آیات جو اس صفحہ پر ہیں یعنی سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 94 اور المرسلات کی آیت نمبر 27،26 سے کیا استنباط کیا گیا ہے؟

(صفحہ 48 تا 49)

48۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں نشانات کے بارہ میں کیا مضمون ہے؟

49۔ سورۃ فاتحہ میں غور کرنے سے کیا پیشگوئی ابھرتی ہے؟

50۔ ساتویں اور چودھویں صدی کے بارہ میں اس صفحہ پر کیا مضمون ہے؟

(صفحہ 50 تا 52)

51۔ وحی کی اقسام ثلاثہ کی تشریح کیجئے؟

52۔ رسالہ دافع البلاء و معیار اصل الاصطفاء کس کی تصنیف ہے۔ اور اس کی کونسی پیشگوئی کس طرح پوری ہوئی؟

(صفحہ 52 تا 54)

53۔ صادق بندوں کی خدا تعالیٰ کی طرف سے مدد کے دو نمونے بیان کیجئے۔؟

54۔ کرامات کی اصل کیا ہے؟

55۔ پرستش کی حقیقت کیا ہے؟

(صفحہ 55)

56۔ صدیقوں کا مرتبہ کیا ہے؟

57۔ پاک اور مطہر وحی کا انعام کس درجہ کے لوگوں کو ملتا ہے اور کس طرح؟

(صفحہ 56 تا 57)

58۔ خدا درجہ ثالثہ کے مقام کے لوگوں (یعنی اکمل اور اصفیٰ لوگوں) سے ایسا تعلق کیوں پکڑ لیتا ہے؟

(صفحہ 59 تا 61)

59۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سب سے پہلی چیز جو حضرت مسیح موعود کو دی گئی وہ کیا تھی؟ اس سے کیا مراد ہے؟

60۔ عیسائی مذہب حضور کو کیوں پسند نہیں آیا؟

61۔ ایلی ایلی لما سبقتانی سے کیا کیا استنباط ہوتا ہے؟

(صفحہ 62)

62۔ کیا یسوع اپنی مرضی سے صلیب پر چڑھا اور کیا اس کی ایسی موت سے کفارہ کا مقصد پورا ہوگیا؟

63۔ خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے انسان کن دو چیزوں کا محتاج ہے۔ کیا یہ مقصد عیسائی مذہب سے حاصل ہوسکتا ہے؟

(صفحہ 63 تا 64)

64۔ کیا یہ مقصد آریہ مذہب سے حاصل ہوسکتا ہے؟

65۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا مقصد کس عظیم رسول کی پیروی کرنے سے پایا؟

(صفحہ 65 تا 68)

66۔ مصفّی اور کامل محبت الٰہی کس طرح ملتی ہے؟

67۔ محبت کے پیرایہ میں استعارہ کے رنگ میں رسول اللہ ﷺ کو کیا کہہ کر پکارا گیا ہے اور کہاں؟

68۔ بعض اشخاص کے معارج میں کسب و سلوک اور مجاہدہ کو کچھ دخل نہیں ہوتا۔ اس سے کیا مراد ہے؟

(صفحہ 69 حاشیہ)

69۔ یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے" یہ کونسا نکتہ ہے؟

(صفحہ 70 تا 72 حاشیہ)

70۔ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ کی تعمیل میں کیا مضمون بیان کیا گیا ہے۔ نشانوں کی متعدد اقسام کا ذکر کیجئے؟

(صفحہ 73 تا 111)

71۔ عربی، اردو، فارسی کے الہامات میں سے کچھ زبانی یاد کیجئے اور بطور نمونہ درج کیجئے؟

(صفحہ 75 حاشیہ)

72۔ براہین احمدیہ میں جو الہامات درج ہیں ان میں سے بعض میں آپ کو کیا مقام دیا گیا ہے؟

(صفحہ 76 حاشیہ)

73۔ صفحہ 76 کے حاشیہ میں حضرت مسیح موعود کا کیا مقام کس الہام کی روشنی میں بتایا گیا؟

(صفحہ 79 تا 81)

74۔ آپ کے خاندان کا تذکرہ کیجئے؟

(صفحہ 83)

75۔ مکفّر سے کون مراد ہے؟

76۔ ابولہب سے کون مراد ہے؟

(صفحہ 87 تا 91 حاشیہ)

77۔ مریضوں کی شفاء کے کچھ واقعات بیان کیجئے؟

78۔ مریضوں کی شفاء کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود نے کیا چیلنج پیش فرمایا ہے؟

(صفحہ 94)

79۔ کیا پیشگوئیاں کسی متبع کے ذریعہ بھی پوری ہو سکتی ہے۔ مثال سے واضح کیجئے۔؟

(صفحہ 96 تا 97 حاشیہ)

80۔ زلازل کے بارہ میں کیا پیشگوئی ہے؟

81۔ اوی کے کیا معنے ہیں؟

(صفحہ 99 تا 107 حاشیہ)

82۔ صاحب خاتم ہونے سے کیا مراد ہے؟

83۔ صحابہؓ آنحضرت ﷺ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے تبعین سے کیا امتیاز رکھتے ہیں؟

(صفحہ 103)

84۔ بشیر الدولہ کے نام سے کیا پیشگوئی ہے؟

(صفحہ 104)

85۔ آوَیْنٰهُمَا اِلٰی رَبْوَةٍ...... کی تشریح کیجئے؟

(صفحہ 106)

86۔ اُخْطِیْ وَ اُصِیْبُ کے الفاظ پر جو اعتراض پیدا ہوتے ہیں اس کی تردید کیجئے؟

(صفحہ 109 حاشیہ)

87۔ یسعیاہ نبی کی پیشگوئی کیا تھی اور اس کا ذکر یہاں کس سلسلہ میں ہے؟

(صفحہ 112 تا 122)

88۔ عبدالحکیم خان کون تھا اور کیا کہتا تھا۔ اس کا انجام کیا ہوا؟

89۔ خدا تعالیٰ اور اس کی توحید کی شناخت کا ذریعہ کیا ہے؟

90۔ ثابت کیجئے کہ کیا نجات کے لئے صرف توحید کافی ہے یا پھر نبی پر ایمان لازمی ہے؟

91۔ لیکھرام، مارٹن کلارک، کرم دین کون تھے اور ان کا ذکر کس ضمن میں ہے؟

92۔ چراغ دین جموں والا کون تھا اس کا ذکر کس سلسلہ میں ہے۔؟

93۔ نجات دو امر پر موقوف ہے وضاحت کیجئے؟

(صفحہ 123)

94۔ فتویٰ کفر کے بارہ میں کیا غلط الزام لگایا جاتا ہے؟

(صفحہ 128)

95۔ نجات اطاعت رسولؐ کے ساتھ وابستہ ہے۔ سولہ آیات سے ثابت کیجئے؟

(صفحہ 135 تا صفحہ 142)

96۔ سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیات کی تفسیر کا خلاصہ لکھئے؟

☆☆☆☆☆☆

مکرم حکیم عبدالحق بٹ صاحب

کیبل، ٹی وی، انٹرنیٹ
والدین کے لئے لمحہ فکریہ

ٹی وی، کیبل، کمپیوٹر کی ایجاد سے دنیا سمٹ کر ایک گلوبل ولیج بن گئی ہے۔ دنیا کے کسی ایک کونے میں ہونے والے واقعہ کی خبر چشم زدن میں دوسرے کونے تک پہنچ جاتی ہے۔ ٹی وی کیبل کی بدولت گھر میں بیٹھا انسان تمام دنیا سے باخبر رہتا ہے۔ جہاں ان کی ایجادات کے مثبت پہلو ہیں وہاں انسان نے انہی ایجادات کا استعمال غلط رنگ میں بھی کرنا شروع کر دیا ہے جس سے ہمارے ماحول، معاشرے خاص طور پر بچوں پر بہت سے منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ خاص طور پر فحش ڈراموں، اشتہارات اور فلموں کی وجہ سے ان منفی اثرات نے شدت اختیار کرلی ہے۔

مصروفیت کے اس دور میں والدین اکثر اس بات سے بے خبر ہوتے ہیں کہ ان کے بچوں نے کون سا چینل آن کیا ہوا ہے اور اس پر کیا دیکھا جا رہا ہے اور اس کے ان بچوں پر کس قسم کے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

امریکہ میں ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق ”ایلیمنٹری سکول کی تعلیم مکمل کرنے تک بچے ٹی وی سکرین پر 8 ہزار قتل اور 1 لاکھ تشدد کے مناظر دیکھ چکے ہوتے ہیں۔ یہ تشدد زیادہ تر ان پروگراموں میں دکھایا جاتا ہے جو اسے تفریح کی خاطر پیش کرتے ہیں۔ یعنی کارٹون اور ڈرامے جنہیں لطف اندوزی کے مقصد سے بنایا جاتا ہے اور تشدد کرنے والے کرداروں کو بالعموم بہادری اور مردانگی کا نمونہ بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔“

پس یہ والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ ٹی وی پروگرام دیکھنے کے حوالے سے اپنے بچوں کی نگرانی کریں اور اس سلسلہ میں ان کی راہنمائی کریں اور ان کا رجحان MTA کے پروگرام دیکھنے کی طرف کریں۔ یہ صرف اور صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ والدین اچھے اور برے کا فرق بچوں کو بتائیں۔ خاص طور پر مائیں نہ خود ایسے پروگرام دیکھیں اور نہ بچوں کو دیکھنے دیں۔

مکرم نوید احمد سعید صاحب

واقعات وحقائق کے آئینہ میں مسئلہ فلسطین

عالمی طاقتوں کے انسانیت سوز غیر منصفانہ وظالمانہ فیصلے اور اپنوں کی بے حسی

﴾قسط سوم آخر﴿

پی۔ایل۔او کا قیام

1964ء میں قاہرہ میں منعقد ہونے والی ایک عرب کانفرنس میں PLO` (Palestine Liberation Organization) کا قیام عمل میں آیا۔ جو بعد ازاں تمام فلسطینیوں کی نمائندہ جماعت بن گئی۔ اس کے سب سے پہلے لیڈر مصری نژاد، احمد شکری تھے۔ ان کی قیادت میں اس آرگنائزیشن کا بنیادی لائحہ عمل تیار کیا گیا۔ اس میں سب سے اہم فلسطینیوں کے لئے ایک آزاد وطن کا قیام اور اسرائیل کی تباہی تھا۔ 1968ء میں PLO میں گوریلا تنظیم کا قیام ہوا۔

گوریلا تنظیم کا قیام 1968ء میں عمل میں آیا تھا۔لیکن 48ئسے 67ءتک فلسطینیوں اور اسرائیلیوں کے درمیان جھڑپوں کا سلسلہ جاری رہا۔ فلسطینی اپنی زمین سے یہودیوں کا انخلاء چاہتے تھے اور ان کا یہ مطالبہ جائز اور درست تھا اور ہے۔

1967ء میں فلسطینیوں کو ان کی ''جدوجہد'' کا مزا چکھانے کے لئے اسرائیل نے جارحیت شروع کر دی۔ عرب ممالک میں سے مصر، شام اور اردن کی افواج نے دفاع کی کوشش کی۔ لیکن اسرائیل کی بے پناہ جنگی طاقت کے سامنے ان کی ایک نہ چلی اور زبردست ہزیمت اٹھانا پڑی۔ اسرائیل نے مشرقی یروشلم، مغربی کنارے غزہ، جولان کی پہاڑیوں اور دیگر بہت سے علاقے پر قبضہ کر لیا۔ لڑائیوں کے اس سلسلہ کے دوران اسرائیل میں یہودی بستیوں کی تعمیر جاری رہی اور فلسطینی بستیاں خالی ہوتی رہیں۔

1973ء میں یوم کپور کے روز، جو یہود کا ایک مقدس دن ہے۔ مصر اردن اور شام کی افواج نے مشترکہ طور پر اسرائیل پر حملہ کر دیا۔ اس جنگ کے بارے میں عام طور پر یہ پراپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ اس میں یہود بے قصور تھے۔ یہ بات درست نہیں ہے۔ کیونکہ 1967ء کی جنگ کے بعد UNO کی جنرل اسمبلی اور سیکیورٹی کونسل نے ایک قرارداد پاس کی تھی جس کا نمبر 242 ہے۔ اس میں اسرائیلی جارحیت کی مذمت کرتے ہوئے یہ حکم متفقہ طور پر دیا گیا تھا کہ اسرائیل اپنی فوجوں کو ان تمام علاقوں سے پیچھے ہٹالے جو اس جنگ کے نتیجہ میں اس کے ہاتھ آئے ہیں۔ لیکن ایک چالاکی بھی اس قرارداد میں کی گئی تھی (جیسا کہ Western Diplomacy کا طریق ہے) کہ یہ کہا گیا کہ اس علاقے کی سب حکومتوں کا حق ہے کہ ان کے امن کا تحفظ ہو اور ان کی جغرافیائی شکل ایسی ہو کہ ان کے امن کو خطرہ پیش نہ آئے۔ یعنی اس بہانے جب بھی اس فیصلے پر عملدرآمد کا وقت آئے گا تو یہ کہا جائے گا کہ اسرائیل کی بقاء کا تقاضا ہے کہ علاقے میں ردو بدل کرو تا کہ فیصلے کے کسی بھی پہلو پر عمل نہ ہو سکے۔ کیونکہ عرب ممالک اس کو کبھی تسلیم نہیں کریں گے۔ چنانچہ بعینہٖ اسی طرح ہوا۔ وہ عرب ممالک جن کے علاقوں پر قبضہ کیا گیا تھا وہ سالہا سال تک صبر کرتے رہے مگر UNO کے کسی فیصلے پر عملدرآمد نہ ہو سکا اور جن علاقوں پر اسرائیل نے قبضہ کیا تھا ان سے ایک انچ بھی پیچھے نہ ہٹا اور مجبوراً عربوں نے جنگ شروع کی۔ اس جنگ میں بھی عربوں کو شدید ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا اور عملاً اسرائیل نے تمام فلسطینی علاقے پر قبضہ کر لیا۔

اسرائیل کی ہٹ دھرمی

اور UNO کی بے بسی

1977ء میں امریکی صدر جمی کارٹر نے اسرائیل اور فلسطینیوں کے مابین جاری جنگ کے خاتمے کے لئے کوشش کا آغاز کیا اور اس امر پر زور دیا کہ فلسطینیوں کے لئے علیحدہ وطن ضروری ہے اور یہ کہ بات چیت کے ذریعہ معاملات کو حل کیا جائے۔ مصر کے صدر انور السادات نے بھی امن کے قیام کے لئے کوششیں شروع کیں۔ 1978ء کے آخر میں کیمپ ڈیوڈ (امریکا) کے مقام پر اسرائیل۔ مصر امن سمجھوتہ طے پا گیا۔ 26 مارچ 1979ء کو سمجھوتے پر دستخط ہوئے اور مصر نے اسرائیل کو تسلیم کر لیا۔ لیکن فلسطینیوں کو اس سمجھوتے سے عملی طور پر کوئی فائدہ نہ ہوا اور اسرائیل کی بہیمانہ کارروائیاں جاری رہیں۔ اسی سلسلہ میں ایک انتہائی ظالمانہ کارروائی 1982ء میں بیروت میں قائم صابرہ اور شتیلا مہاجر کیمپوں کے خلاف کی گئی۔ اسرائیلی فوج نے اندھا دھند بمباری کر کے 3 ہزار سے زائد پناہ گزین فلسطینیوں کو جن میں اکثریت عورتوں اور بچوں کی تھی قتل کر دیا۔ امن عالم کو قائم کرنے کے دعویداران اسرائیل کے سامنے بے بس نظر آتے رہے۔ اسی سال 1982ء میں اسرائیل نے لبنان پر بھی شدید حملے شروع کر دیئے ان حملوں میں 14 ہزار افراد ہلاک اور بیس ہزار سے زائد زخمی ہوئے۔ لاتعداد افراد بے گھر ہو گئے۔ لبنان پر عملاً قبضہ کر لیا گیا اور جب لبنان کو خالی کیا تو دریائے لتانی کے جنوب کے سارے حصے پر قبضہ کر لیا۔ دنیا بھر میں ان اسرائیلی مظالم کی شدید مذمت کی گئی۔ اقوام متحدہ میں آواز اٹھائی گئی۔ قراردادیں پاس کی گئیں۔ لیکن سب کچھ بے اثر ثابت ہوا۔

یہاں اس امر کا تذکرہ بھی ضروری ہے کہ امریکہ، برطانیہ اور دیگر طاقتور ممالک کا رویہ اسرائیل اور مسلمانوں کے معاملات میں بہت منافقانہ ہے۔ مسلم ممالک میں سے اگر کسی کے خلاف قرارداد پاس ہو جائے (عملاً قرارداد خلاف پاس کروائی جاتی ہے) تو فوری کارروائی کر دی جاتی ہے اور دنیا بھر کی افواج مل کر اسے تہس نہس کر دیتی ہیں۔ اس کی بہت واضح مثالیں عراق کے خلاف جارحیت، اور افغانستان جیسے غریب ملک کے خلاف فوج کشی ہیں۔ لیکن اسرائیل کے معاملے میں ایسا نہیں۔ 1972ء سے 2006ء تک 14 قراردادوں کو امریکہ نے Vetoe کر دیا۔ جبکہ 28 سے زائد قراردادیں دیگر 4 سپر پاورز نے ویٹو کیں یا رائے شماری کے نتیجہ میں قرارداد منظور نہ ہو سکی۔ کئی مرتبہ امریکہ، برطانیہ نے رائے شماری میں حصہ ہی نہیں لیا۔ دوسری جانب اگر کوئی قرارداد پاس بھی ہوگئی تو اسرائیل نے کبھی اسے درخور اعتناء نہیں سمجھا اور نہ ہی کسی طاقت نے بزور منوانے یا قرارداد کے متن کو نافذ کرنے کی کوشش کی جس طرح کہ عراق کے معاملے میں کیا گیا۔ موجودہ جارحیت (26 دسمبر 2008ء) کے موقع پر بھی اسرائیل نے اقوام متحدہ کی قرارداد کو حقارت سے رد کر دیا۔ لیکن کسی عالمی طاقت کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ بلکہ اس کے بالکل برعکس یورپی ممالک اور امریکہ نے علی الاعلان اسرائیل کے اقدام کو مدافعانہ جنگ قرار دیتے ہوئے جائز قرار دے دیا۔ وہ قومیں جن کے افراد جانوروں کے حقوق کے لئے تنظیمیں قائم کرتے ہیں، مختلف سمندری مخلوقات کی بقاء کے لئے جدوجہد کرتے ہیں، اگر کوئی نادر جانور اتفاقاً بھی مارا جائے تو شدید احتجاج شروع کر دیتے ہیں۔ بامیان میں بدھا کے مجسمے توڑنے پر (جو کہ طالبان کی غلط حرکت تھی) یورپ کے لوگ مجسم احتجاج بن جاتے ہیں۔ ان کے نزدیک فلسطینیوں کی جانوں کی کوئی قیمت نہیں ہے۔

حالیہ قتل و غارت

موجودہ اسرائیلی جارحیت جو 26 دسمبر 2008ء کو شروع ہوئی اور 21 روز تک غزہ کی پٹی میں قیامت کا سماں رہا۔ دن رات آسمان، زمین سمندر ہر طرف سے بم برستے رہے۔ اس دوران 1330 افراد (فلسطینی) ہلاک ہوئے۔ 5,300 زخمی ہوئے۔ 231 پولیس مین مارے گئے۔ 4 صحافی، 3 فٹ بالر ہلاک ہوئے۔ (437 بچے 111 عورتیں 123 بوڑھے مرنے والوں میں شامل ہیں) زخمیوں میں 1855 بچے اور 795 عورتیں ہیں۔ اکثر رہائشی عمارتیں ملبے کا ڈھیر بن گئیں اور پینے کا 80% سے زائد پانی زہر آلود ہو گیا۔ اقوام متحدہ کی قرارداد نمبر 1860 میں فوری جنگ بندی کا مطالبہ کیا گیا۔ لیکن اسرائیل نے اسے رد کر دیا اور کوئی کارروائی اسرائیل کے خلاف نہیں کی گئی۔ مغرب اور امریکہ نے ہمیشہ اسی پالیسی پر عمل کیا ہے اور اسرائیل کو فوقیت دی ہے۔

وعدے جو وفا نہ ہوئے

1993ء میں PLO اور اسرائیل نے واشنگٹن (امریکہ) میں ایک امن معاہدے پر دستخط کئے۔ جس کے مطابق دونوں فریقوں نے جنگ بندی کی اور معاہدے میں 5 سال کے عرصہ میں غزہ اور مغربی کنارے پر حکومت فلسطینیوں کے سپرد کرنے کا وعدہ کیا گیا۔

مئی 1994ء میں اسرائیلی فوج نے غزہ (Gaza) اور اریحا (Jericho) کے علاقے خالی کر دیئے اور یکم جولائی کو یاسر عرفات غزہ آ گئے۔

28 ستمبر 1995ء کو یاسر عرفات، اسحاق رابن (اسرائیلی وزیر اعظم) اور شمعون پیریز (اسرائیل وزیر خارجہ) نے امریکہ میں، ایک معاہدے پر دستخط کئے جس کی رو سے فلسطینیوں کو مغربی کنارے پر حکومت دینے اور انتخابات کروانے کا حق دیا گیا اور چھ بڑے شہروں جنین، نابلس، طولکرم، قلقیہ، رام اللہ اور بیت اللحم کا کنٹرول فلسطینی اتھارٹی کے سپرد کر دیا گیا۔ اسی طرح Hebron کے اکثر حصہ پر تسلط دے دیا گیا۔ معاہدے میں یہ بھی تحریر کیا گیا کہ اسرائیل رفتہ رفتہ وہ 440 دیہات بھی خالی کر دے گا جن پر اس نے قبضہ کیا ہوا ہے معاہدہ امن کی طرف ایک اہم پیش رفت تھا لیکن صیہونی لابی کو پسند نہ آیا اور 4 نومبر 1995ء کو ایک جلسہ کے دوران اسرائیل وزیر اعظم کو گولی مار کر قتل کر دیا گیا اس کے بعد بنجمن نتن یاہو وزیر اعظم منتخب ہوا۔

یہ معاہدہ اور اس سے قبل ہونے والے معاہدے تشدد کو نہ روک سکے۔ اسرائیلی مظالم کے نتیجہ میں نہتے فلسطینیوں نے خودکش حملوں کا طریق اپنا لیا۔

20 جنوری 1996ء کو فلسطینی اتھارٹی کے زیر

کنٹرول علاقہ میں انتخابات منعقد ہوئے اور یاسر عرفات 88% ووٹ لے کر فلسطین کے پہلے صدر منتخب ہوئے ان انتخابات میں الفتح کو اکثریت حاصل ہوئی۔ حماس کو بہت کم ووٹ ملے۔

یاسر عرفات نے ''امن'' کو مذاکرات کے ذریعہ حاصل کرنے کا سلسلہ شروع کیا اور مسلح جدوجہد کو کافی حدتک ترک کر دیا گیا۔ لیکن حماس نے اپنی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ آپس کے اختلافات نے بعض اوقات خونیں تصادم کا روپ بھی دھارا اور فلسطینیوں نے آپس میں ایک دوسرے کو مارا۔ عالمی سطح پر حماس کو مسلح جدوجہد کی پاداش میں دہشت گرد تنظیم قرار دیا جا چکا ہے۔

نتن یاہو کے بعد ایریل شیرون نے اسرائیل کے وزیراعظم کا منصب سنبھالا۔ اس کے دور میں، اس کی ضد، ہٹ دھرمی اور انتقامانہ سرشت کی بدولت امن کا عمل سبوتاژ ہو گیا۔ یاسر عرفات صدر فلسطین کو ''رام اللہ'' میں ان کے ہیڈ کوارٹر میں کئی روز بندر ہنے پر مجبور کیا گیا۔ اسرائیلی فوج نے بمباری کر کے ہیڈ کوارٹر کی نصف سے زائد عمارت اور اردگرد کی کئی عمارات تباہ کر دیں۔ ہیڈ کوارٹر کا پانی، بجلی اور دیگر سہولیات بند کر دی گئیں۔ یہ تمام مصائب، مشکلات فلسطینیوں کے عزم کو متزلزل نہ کر سکے۔ آخر کئی روز کے محاصرہ کو، بعض عالمی طاقتوں کے کہنے پر اسرائیل نے ختم کر دیا۔ اس دور میں ٹارگٹ کلنگ کا سلسلہ شدت اختیار کر گیا۔ اسرائیل نے چن چن کر فلسطینی راہنماؤں کو قتل کرنا شروع کیا۔ حماس کے راہنما، شیخ یاسین کو (جو چلنے پھرنے سے معذور تھے) میزائل کا نشانہ بنایا گیا۔ اسی طرح اور بہت سے لیڈروں کو قتل کیا گیا اور یہ سلسلہ تا حال جاری ہے۔

یاسر عرفات کی وفات کے بعد محمود عباس نے صدارت کا عہدہ سنبھالا۔ ان کے دور میں چند سال قبل ہونے والے انتخابات میں حماس نے اکثریت حاصل کر لی اور اسماعیل ہانیہ وزیراعظم بن گئے۔

اسرائیل، امریکہ و دیگر مغربی طاقتوں نے حماس کی حکومت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ طویل کشمکش کے بعد گزشتہ ماہ حماس کو ختم کرنے کے بہانے اسرائیل نے غزہ پر بری، بحری، فضائی، ہر طرف سے حملہ کر دیا اور بربریت کا ایسا وحشتناک مظاہرہ کیا کہ انسانیت اس پر شرمندہ ہے۔ لیکن اگر شرمندہ نہیں تو اسرائیل اور اس کی پشت پر کھڑی مغربی طاقتیں۔

موجودہ اسرائیلی جارحیت کے دوران مسلمان ممالک کا رویہ بھی بہت ہی شرمناک رہا۔ تیل کی دولت سے مالا مال ممالک کی طرف سے کوئی عملی قدم نہ اٹھایا گیا۔ مصر نے غزہ کے ساتھ ملنے والی سرحد بند کر دی تا فلسطینی بھاگ کر مصر نہ جاسکیں۔

اس ساری صورت حال کو دیکھ کر بے اختیار ذہن میں یہ سوال اٹھتا ہے کہ کیوں اس ظلم کو روکا نہیں جا رہا۔ عالمی طاقتوں کا ''انصاف پسند'' ضمیر کب بیدار ہوگا اور مسلمان کب خواب غفلت سے جاگیں گے۔ احمد فراز نے سچ ہی تو کہا ہے کہ

یہ کون معصوم ہیں
کہ جن کو
سیاہ آندھی
دیئے سمجھ کر بجھا رہی ہے
انہیں کوئی جانتا نہیں ہے
یہ کس قبیلے کے سر بکف جاں نثار ہیں
جن کو کوئی پہچاننا نہ چاہے
کہ ان کی پہچان امتحان ہے
نہ کوئی بچہ، نہ کوئی بابا، نہ کوئی ماں ہے
محل سراؤں میں خوش مقدر شیوخ چپ
بادشاہ چپ ہے
حرم کے سب پاسبان
عالم پناہ چپ ہیں
منافقوں کے گروہ کے
سربراہ چپ ہیں
تمام اہل ریا کہ جن کے لبوں پہ
لا الہ، چپ ہیں
اور یہ بھی تو سچ ہے کہ
مجھے یقیں ہے
کہ جب بھی تاریخ کی عدالت میں
وقت لائے گا
آج کے بے ضمیر و دیدہ دلیر قاتل کو
جس کے دامان و آستیں
خون بے گناہوں سے تر بتر ہے
تو نسل آدم
وفور نفرت سے روئے قاتل پہ تھوک دے گی
مگر مجھے اس کا بھی یقیں ہے
کہ کل کی تاریخ
نسل آدم سے یہ بھی پوچھے گی
اے مہذب جہاں کی مخلوق
کل ترے روبرو یہی بے ضمیر قاتل
ترے قبیلے کے بے گناہوں کو
جب تہہ تیغ کر رہا تھا
تو تو تماشیوں کی صورت
خموش و بے حس
درندگی کے مظاہرے میں شریک
کیوں دیکھتی رہی ہے
تری یہ سب نفرتیں کہاں تھیں
بتا کہ اس ظلم کیش قاتل کی تیغ براں میں
اور تیری مصلحت کے تیروں میں
فرق کیا ہے؟
تو سوچتا ہوں
کہ ہم سبھی کیا جواب دیں گے

☆..........☆..........☆

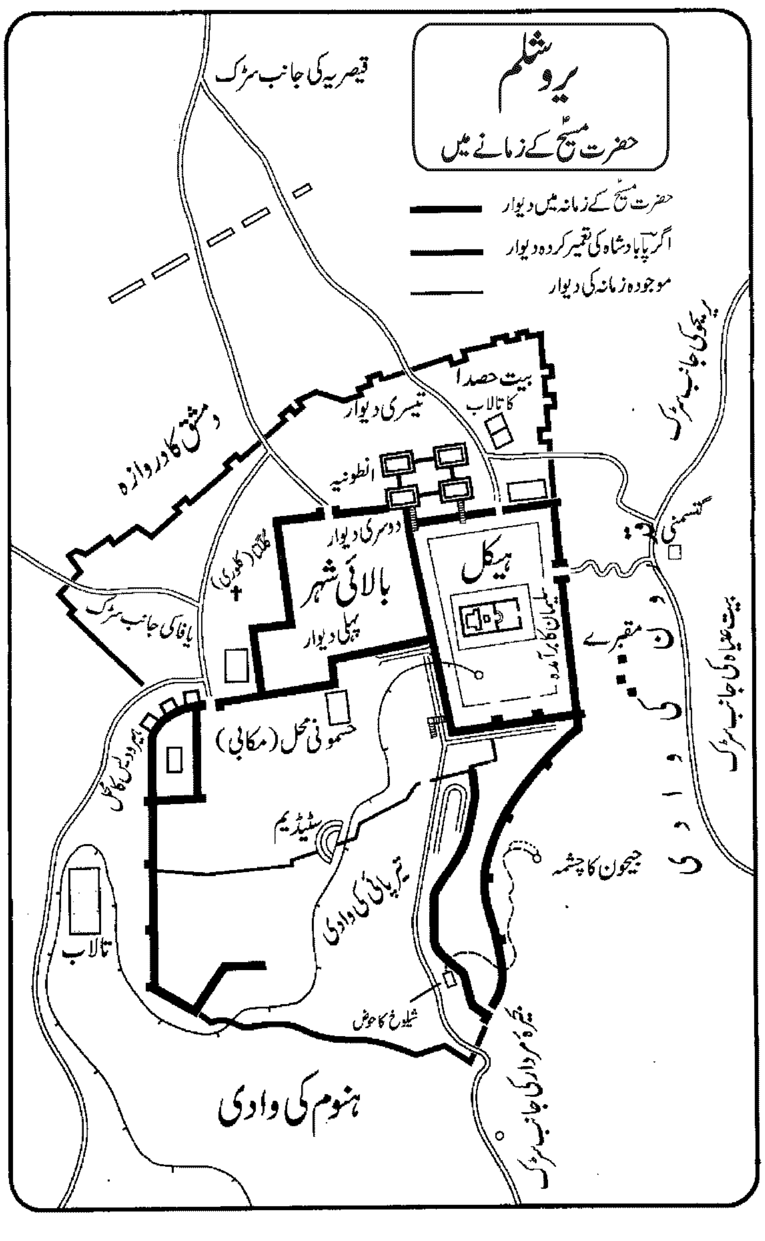

نمود و نمائش نہیں ہونی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ جرمنی پر مستورات سے خطاب کرتے ہوئے 23/اگست 2003ء کو فرمایا:۔

حدیث میں آتا ہے کہ حضرت حذیفہؓ کی ہمشیرہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب کیا اور فرمایا! اے عورتو! تم چاندی کے زیور کیوں نہیں بنواتیں؟ سنو! کوئی بھی ایسی عورت جس نے سونے کے زیور بنائے اور وہ انہیں فخر کی خاطر عورتوں کو یا اجنبی مردوں کو دکھاتی پھرتی ہو تو اس عورت کو اُس کے فعل کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔

(سنن النسائی کتاب الزینة من السنن ۔الکراهية للنساء فی اظهار الحلی والذهب)

اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ اس دوران کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ مُزَینہ قبیلہ کی ایک عورت بڑے نازو ادا سے زیب و زینت کئے ہوئے مسجد میں داخل ہوئی۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا! اے لوگو! اپنی عورتوں کو زیب و زینت اختیار کرنے اور مسجد میں ناز و ادا سے مٹک مٹک کر چلنے سے منع کرو۔ بنی اسرائیل پر صرف اس وجہ سے لعنت کی گئی کہ ان کی عورتوں نے زیب و زینت اختیار کر کے ناز و نخرے کے ساتھ مسجدوں میں اِترا کر آنا شروع کر دیا تھا۔ (سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، باب فتنة النساء)

اس حدیث سے یہ پتہ چلا کہ نمائش کی خاطر اپنی بڑائی ظاہر کرنے کے لئے تمہیں عورتوں میں بھی زیور اس طرح اظہار کے ساتھ دکھانے کی ضرورت نہیں جس سے معاشرے میں فساد پیدا ہو جائے۔ ٹھیک ہے تم نے زیور پہن لیا۔ جب فنکشن ہو رہے ہوں تو عورت کی عورت پر نظر پڑ جاتی ہے۔ اس کے زیور کی، اُس کے کپڑوں کی تعریف بھی کر دیتی ہیں یہاں تک تو ٹھیک ہے۔ لیکن جس نے نیا زیور بنایا ہو وہ دوسری عورتوں کو بُلا بُلا کر دکھائے کہ دیکھو یہ زیور مَیں نے اتنے میں بنایا ہے تمہیں بھی پسند آیا تم بھی بناؤ، اپنے خاوند سے کہو کہ بنوا کر دے۔ تو بہت سی کمزور طبع عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ایسی عورتوں کی باتوں میں آجاتی ہیں اور اپنے خاوندوں پر زور دیتی ہیں کہ مجھے بھی بنا کر دو۔ اگر اُن کے خاوند میں اتنی طاقت نہ ہو کہ وہ زیور بنا سکے تو پھر دو ہی صورتیں ہوتی ہیں یا تو گھروں میں فساد پڑ جاتے ہیں، میاں بیوی کے تعلقات خراب ہو جاتے ہیں یا پھر یہ ہوتا ہے کہ خاوند قرض لے کر بیوی کی خواہش کو پورا کرتا ہے۔ لیکن پھر ان قرضوں کی وجہ سے اعصاب زدہ ہو جاتا ہے کیونکہ آج کل کے اس دور میں جب ہر جگہ مہنگائی کا دور ہے ہر قسم کی خواہش پوری کرنا ہر خاوند کے بس کی بات نہیں ہوتی۔ تو نمود و نمائش کرنے والیوں کو بھی خوفِ خدا کرنا چاہئے لوگوں کے گھر نہ اُجاڑیں اور کم طاقت والی عورتیں بھی صرف دنیا داری کی خاطر اپنے گھروں کو جہنم نہ بنائیں۔

(روزنامہ الفضل 26 جنوری 2006ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم شیخ فرحت اللہ صاحب نائب امیر ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب سابق امیر ضلع کراچی کچھ دنوں سے آغا خان ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں۔ کمر درد کی شکایت ہے۔ کچھ عرصہ قبل بیک سرجری کروائی تھی ڈاکٹروں کی رپورٹ کے مطابق سرجری تو الحمدللہ ٹھیک ہے۔ لیکن کمزوری کی وجہ سے کمر درد کی تکلیف ہے۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و تندرستی والی لمبی عمر سے نوازے۔ آمین

مکرم احسان الٰہی صاحب کارکن شعبہ کمپیوٹر تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ شوگر اور درد گردہ کی وجہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم حافظ عبدالنور صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ میری چھوٹی ہمشیرہ بعمر سوا سال دو تین روز سے بخار کی وجہ سے بیمار ہے۔ بخار اُتر نہیں رہا۔ احباب سے شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم نعیم احمد عامر صاحب لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم مسعود احمد سلیم صاحب متخصص قواعد عربی کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے 19/مارچ 2009ء کو ایک بیٹی ماہین احمد کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شیراز احمد عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور مکرم شیخ حمید احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ سبی کا پوتا اور مکرم ملک محمد سجاد اکبر صاحب زعیم اعلیٰ انصاراللہ ضلع فیصل آباد کا نواسہ اور مکرم ملک حافظ کاشف الرحمٰن صاحب ناظم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ ضلع فیصل آباد کا بھانجا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی فعال لمبی زندگی سے نوازے نیز فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ کا مصداق، خادم دین، نافع الناس اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

نکاح

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے نسبتی بھائی مکرم مرزا محمد لطیف بیگ صاحب اسیر راہ مولا پتوکی ضلع قصور کی پوتی محترمہ حنا سلیم صاحبہ بنت مکرم مرزا محمد سلیم بیگ صاحب ٹاؤن شپ لاہور کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم عثمان غنی صاحب ابن مکرم احسان اللہ ریاض صاحب لندن یو۔کے حق مہر دس ہزار سٹرلنگ پونڈ پر مکرم طاہر محمود خان صاحب مربی سلسلہ بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور نے کیا۔ مکرم عثمان غنی صاحب مکرم میاں عزیز اللہ صاحب کے پوتے اور حضرت عبداللہ سنوری صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہیں اور مکرمہ حنا سلیم صاحبہ محترمہ سلیمہ مرزا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ٹاؤن شپ لاہور کی بیٹی، مکرم مرزا خورشید احمد صاحب کی نواسی اور حضرت مرزا دین محمد صاحب لنگر وال رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور سلسلہ کیلئے بابرکت کرے۔ آمین

نکاح

مکرم وسیم احمد مرزا صاحب ناصر آباد غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محض خدا کے فضل سے میرے بیٹے مکرم بلال احمد مرزا صاحب کارکن دفتر وصیت کے نکاح کا اعلان مکرمہ صباحت یاسمین صاحبہ بنت مکرم محمد اسحٰق ساجد صاحب مقیم کینیڈا کے ساتھ مبلغ 20 ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر مورخہ 26/مارچ 2009ء کو مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے بیت الرحمٰن ناصر آباد غربی میں کیا۔ دلہا حضرت مرزا احمد دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے، مکرم مرزا محمد خان صاحب مرحوم سروئیر انجینئر کا پوتا اور مکرم راجہ سلیم احمد صاحب ولد مکرم ماسٹر ضیاء الدین صاحب شہید کا نواسہ ہے۔ دلہن مکرم محمد ابراہیم شاد صاحب آف چک 117 چھور مغلیاں کی پوتی اور مکرم راجہ ناصر احمد صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے خوشیوں اور مثمر بثمرات حسنہ کا موجب بنائے۔ آمین

ٹریفک قوانین کا احترام کریں

خطبہ الہامیہ کا عظیم نشان

11/اپریل 1900ء کو عید الاضحیٰ تھی۔ 10/اپریل ہی سے قادیان میں مہمانوں کی آمد شروع ہوگئی۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب بیان کرتے ہیں:

عید الاضحیٰ سے ایک دن پہلے حضرت مسیح موعود نے حضرت مولوی نورالدین صاحب کو لکھا کہ جتنے دوست یہاں موجود ہیں ان کے نام لکھ کر بھیج دو۔ تا میں ان کے لئے دعا کروں۔ حضرت مولوی صاحب نے سب کو ایک جگہ جہاں آجکل مدرسہ احمدیہ ہے اور اس وقت ہائی سکول تھا جمع کیا اور ایک کاغذ پر سب کے نام لکھوائے اور حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بھیج دیئے۔ حضرت مسیح موعود سارا دن اپنے کمرہ میں دروازے بند کرکے دعا فرماتے رہے۔

(سیرت المہدی حصہ سوم ص90 روایت نمبر623، اپریل1939ء)

حضرت اقدس اس وقت تک متعدد عربی تصانیف فرما چکے تھے جن کی فصاحت و بلاغت نے عرب و عجم میں دھوم مچا رکھی تھی مگر عربی میں تقریر کرنے کی آپ کو آج تک نوبت نہیں آئی تھی۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”11/اپریل 1900ء کو عید الاضحیٰ کے دن صبح کے وقت مجھے الہام ہوا کہ آج تم عربی میں تقریر کرو۔ تمہیں قوت دی گئی اور نیز یہ الہام ہوا کلام افصحت من لدن رب کریم یعنی اس کلام میں خدا کی طرف سے فصاحت بخشی گئی ہے“۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد22 ص375)

جناب الٰہی سے یہ ارشاد پاتے ہی آپ نے اپنے بہت سے خدام کو اس کی اطلاع کردی۔ نیز مولوی عبدالکریم صاحب اور مولوی نورالدین صاحب کو ہدایت فرمائی کہ وہ عید کے وقت قلم و دوات اور کاغذ لے کر آئیں تا خطبہ قلمبند کرسکیں۔ آٹھ بجے تک بیت اقصیٰ قریباً پُر ہوچکی تھی۔ حضرت اقدس کوئی ساڑھے آٹھ بجے تشریف لائے۔ سوا نو بجے عید کی نماز بیت اقصیٰ میں پڑھی گئی جو مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور کے لئے بیت کے پرانے صحن میں جنوبی ڈاٹ کے آگے کرسی رکھ دی گئی۔ حضور خطبہ کے لئے بیت کے وسطی دروازہ میں کھڑے ہوئے اور اردو میں ایک لطیف اور پُرمعارف خطبہ ارشاد فرمایا۔ اردو خطبہ کے بعد مولوی عبدالکریم صاحب اور مولوی نورالدین صاحب حضور کے بائیں طرف بیٹھ گئے۔ حضور نے کھڑے ہوکر ”یا عباداللہ“ کے لفظ سے فی البدیہہ عربی خطبہ پڑھنا شروع کیا۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب خطبہ کے دوران لوگوں کی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں:۔

”ہم نے اس خطبہ کا خاص اثر یہ دیکھا کہ سب سامعین محویت کے عالم میں تھے ...... باوجود بعض لوگوں کے عربی نہ جاننے کے وہ سمجھ میں آرہا تھا (حق بات یہ ہے کہ اس کا عجیب اثر تھا جو حیطۂ تحریر میں نہیں آسکتا)“۔

خطبہ کے دوران میں حضور نے خطبہ لکھنے والوں کو مخاطب ہوکر فرمایا کہ اگر کوئی لفظ سمجھ میں نہ آئے تو اسی وقت پوچھ لیں ممکن ہے کہ بعد کو میں خود بھی نہ بتا سکوں۔ پھر اس قدر تیزی سے آپ کلمات بیان فرماتے تھے کہ زبان کے ساتھ قلم کا چلنا مشکل ہوجاتا تھا۔ ان ہر دو وجوہ سے مولوی عبدالکریم صاحب اور مولوی نورالدین صاحب کو جو خطبہ نویسی کے لئے مقرر تھے بعض دفعہ الفاظ پوچھنا پڑتے تھے......

اس طرح جوں جوں آپ پر کلام اترتا گیا آپ بولتے گئے۔ یہ سلسلہ کافی وقت تک جاری رہا۔ جب یہ کیفیت زائل ہوگئی تو حضور نے خطبہ ختم کردیا اور آپ کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم ص84)

حضرت اقدس خطبہ پڑھ کر بیٹھ گئے تو اکثر احباب کی درخواست پر حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب اس کا ترجمہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اس سے پیشتر کہ مولانا موصوف ترجمہ سنائیں حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس خطبہ کو کل عرفہ کے دن اور عید کی رات میں جو میں نے دعائیں کی ہیں ان کی قبولیت کے لئے نشان رکھا گیا تھا کہ اگر میں یہ خطبہ عربی زبان میں ارتجالاً پڑھ گیا تو وہ ساری دعائیں قبول سمجھی جائیں گی الحمدللہ کہ وہ ساری دعائیں بھی خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق قبول ہوگئیں۔

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے جس خوبی اور فصاحت کے ساتھ اس کا ترجمہ کیا۔ یہ بجائے خود ایک نشان تھا۔

ابھی حضرت مولانا موصوف ترجمہ سنا ہی رہے تھے کہ حضرت اقدس فرط جوش کے ساتھ سجدہ شکر میں جا پڑے۔ آپ کے ساتھ تمام حاضرین نے سجدہ شکر ادا کیا۔ سجدہ سے سر اٹھا کر حضرت اقدس نے فرمایا کہ ابھی میں نے سرخ الفاظ میں لکھا دیکھا ہے کہ ”مبارک“ یہ گویا قبولیت کا نشان ہے۔

(الحکم یکم مئی 1900ء ص5)

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
کیلسی ماب سیرپ
مٹی چھڑانے اور بچوں میں
خون اور کیلشیم کی کمی دور کرنے کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

تقریب افتتاح بیت الناصر

(دارالرحمت غربی ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ 23مارچ 2009ء کو بیت الناصر دارالرحمت غربی کی از سر نو تعمیر مکمل ہونے پر اس کی باقاعدہ تقریب افتتاح بعد نماز مغرب وعشاء بیت الذکر مذکور میں منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی تھے تلاوت قرآن کریم اور نظم سے تقریب کا آغاز ہوا۔ رپورٹ مکرم ڈاکٹر حنیف احمد قمر صاحب نے پیش کی۔

جس میں انہوں نے بیت ناصر کے حوالے سے بعض امور بیان کئے۔ بیت الناصر کی ابتدائی تعمیر 1956ء میں مکمل ہوئی جس کے مسقّف حصہ کا رقبہ 18x100 فٹ تھا۔ موجودہ تعمیر کا سنگ بنیاد مورخہ 16 نومبر 2005ء کو مکرم نذیر احمد ریحان صاحب مربی سلسلہ نے رکھا۔ تعمیر نو کے مسقّف حصہ کا رقبہ 50x101 فٹ اور صحن 50x101 فٹ ہے۔ جس میں 2 ہزار سے زائد افراد کے لئے نماز ادا کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ بیت کی دوسری منزل کو لجنہ کے لئے تعمیر کیا گیا ہے جس میں 500/افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ دوسری منزل تک جانے کے لئے بیت کے دونوں طرف سیڑھیاں بنائی گئی ہیں اسی طرح لجنہ اماء اللہ کے دفاتر بھی اسی منزل پر تعمیر کئے گئے ہیں۔ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب صدر تعمیر کمیٹی بیت الناصر اور ان کے رفقاء نے محنت اور لگن سے تعمیر کے جملہ امور سرانجام دیئے۔

رپورٹ کے بعد محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب نے 23 مارچ کے حوالے سے سیدنا حضرت مسیح موعود کی پہلی بیعت کا تعارف اور اہمیت پر روشنی ڈالی۔ بعدہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب مہمان خصوصی نے بیت الذکر اور نمازوں کی پابندی سے متعلق نصائح فرمائیں۔ آخر پر مکرم بشیر احمد سیفی صاحب صدر محلّہ دارالرحمت غربی نے احباب وخواتین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس موقع پر احباب وخواتین کی کثیر تعداد موجود تھی۔ بیت الناصر کی خوبصورتی اور تعمیر میں پائیداری کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ بیت کی بالائی منزل پر خواتین کے بیٹھنے کا انتظام تھا۔ تقریب کے آخر پر جملہ مہمانان اور اہل محلّہ کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

(رپورٹ: ایف شمس)

خبریں

☆ بلوچ قوم پرست رہنماؤں کی ہلاکت کے بعد بلوچستان اور کراچی کے مختلف علاقوں میں ہنگامہ آرائی شروع ہوگئی ہے۔ جس میں ایک پولیس اہلکار سمیت 2/افراد ہلاک ہوگئے۔ مختلف مقامات پر کئی بینکوں، سرکاری دفاتر اور متعدد گاڑیوں کو نذر آتش کر دیا گیا اور مظاہرے کئے گئے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان نے رہنماؤں کی ہلاکتوں کی عدالتی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔

☆ تحریک نفاذ شریعت کے سربراہ مولوی صوفی محمد نے وفاقی حکومت اور صدر زرداری کو شریعت کی راہ میں رکاوٹ قرار دیتے ہوئے سوات میں قائم امن کیمپ احتجاجاً ختم کر دیا جبکہ قومی امن جرگہ نے صدر کو نظام عدل کے مسودے پر دستخط کے لئے دس دن کی مہلت دیدی ہے جس کے بعد احتجاجی تحریک شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دوسری جانب وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ صدر سوات میں امن قائم ہونے پر ہی نظام عدل ریگولیشن پر دستخط کریں گے۔

☆ اے پی پی کے مطابق مسلم لیگ (ن) کے قائد نواز شریف نے کہا ہے کہ وہ صدر مملکت اور وزیر اعظم کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں تاہم مسلم لیگ (ن) وفاقی کابینہ میں صرف اس وقت شامل ہوگی جب 17ویں آئینی ترمیم کا خاتمہ ہوگا اور میثاق جمہوریت پر اس کی روح کے مطابق عمل ہوگا۔

ربوہ میں طلوع وغروب 11/اپریل	
طلوع فجر	4:18
طلوع آفتاب	5:43
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	6:36

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ناصر میڈیکل کمپلیکس جلالپور روڈ حافظ آباد
جدید سہولیات، میڈیکل آلات، الٹرا ساؤنڈ ای سی جی، جدید میڈیکل لیبارٹری
خدمت خلق کے جذبہ کے ساتھ
ضرورت برائے ڈاکٹر ولیڈی ڈاکٹر MBBS
برائے رابطہ: ڈاکٹر ناصر احمد چوہدری
03338073391-0547523391

رفیق دماغ
دماغ کی کمزوری کیلئے بچوں کیلئے خاص طور پر مفید ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 Fax:6213966

بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے کا سنہری موقع

دنیا کی اعلیٰ یونیورسٹیوں کا بااختیار نمائندہ ادارہ
CITY EDUCATION SERVICES LTD
(www.city.edu.pk)
خدمت کے 10 سال
ہمارے ذریعے ان ممالک کی ٹاپ یونیورسٹیوں میں داخلہ حاصل کرنا انتہائی آسان
UK, US, AUSTRALIA, FRANCE, SWEEDEN, SWITZERLAND GERMANY, MALAYSIA, UAE, HUNGRY, SOUTH AFRICA

UNIVERSITIES
UK: Universities of Abertay, University of Dundee, Universities of west of Scotland, Glasgow Caledonian University, University of Essex, Bath SPA University, Anglia Ruskin University, City University London, south bank University Dundee College, Stevenson College, Reid kerr College, Kensington College, tarmac London. USA: California state University, Stratford University, Wichita State University. Australia: Australia Pacific college France: Pasrelel World, Esc Bretagne Brest Malaysia: Switzerland: University of Business of Finance, University of Hotel & Business management. UAE: University Bolton, UAE Campus. Hungary: Dabrican University South Africa: Nelson Mandela Metropolitan University.

COURSES
Accounts, Architecture, Business, Biotechnology Biomedical Sciences, Bioinformatics, Computing, Counseling, Criminology, Engineering, Enterprise creation, Environment, Food & Nutrition, Forensic Studies, Foundation Health Studies, HRM, Information Technology, Law, Management, Marketing, Media & Culture, Medical Biotechnology, Mental Health & Nursing. Psychology, Pre-Masters, Sports Management, Smart Systems, Tourism, Urban water, Water Pollution

For Further Information & Assistance: Mian Roman Tabassum (Advocate High Court)
Office#8, 4th Floor, Zohra Heights Main Market, Gulberg II, Lahore. Tel: 042-5714050
Cell: 0321-6933319 E-Mail: romanadvocate@gmail.com
City Group
BRITISH COUNCIL Certified

برطانیہ کی نئی سٹوڈنٹس پالیسی
سیمینار Study in UK
مورخہ 13 اور 14/اپریل بروز سوموار منگل لاہور اور 15/اپریل سیالکوٹ میں برطانیہ کی نئی سٹوڈنٹس پالیسی اور داخلہ جات کے لئے سیمینار منعقد ہو رہا ہے۔ دوسرے شہروں سے تعلق رکھنے والے طالب علم بھی ضرور شرکت کریں اور اس نئی پالیسی سے فائدہ اٹھائیں۔ سیمینار میں شرکت کی کوئی فیس نہیں ہے۔ پروگرام حسب ذیل ہوگا۔
13، 14/اپریل بوقت 1:30 بجے تا 6:30 بجے
بمقام C-67 فیصل ٹاؤن لاہور
آفس نمبر 3 فرسٹ فلور النور سنٹر سیالکوٹ
0321-5552374
Mr.Farrukh Luqman
Education Concern ®
67-C, Faisal Town, Lahore.
Mob:0302-8411770,042-5177124,5162310

FD-10

City Immigration Advisors (CIA)
Immigration Made Easy
امیگریشن آسان
کینیڈا، آسٹریلیا، برطانیہ میں نئے رولز کے مطابق اب امیگریشن صرف 6 ماہ تا ایک سال میں حاصل کرنے کا سنہری موقع یقینی کامیابی کے لئے رابطہ کریں
اس کے علاوہ وزٹ ویزا، ٹورسٹ ویزا، اپیل، فیملی ری یونین سیٹلمنٹ اور
جلسہ سالانہ میں شرکت کے ویزا کے لئے رابطہ کریں۔
Contact CIA For FREE Assessment
Mian Roman Tabassum
(Advocate High Court)
City Group
Office#8, 4th Floor, Zohra Heights Main Market, Gulberg II, Lahore. Tel: 042-5714050
Cell: 0321-6933319 E-Mail: romanadvocate@gmail.com

بچوں اور بچیوں کیلئے نصرت جہاں اکیڈمی کا گرمیوں کیلئے تیار کردہ یونیفارم دستیاب ہیں۔
خان بابا گارمنٹس
گولبازار ربوہ فون: 6212233

چھٹیوں میں فارغ سٹوڈنٹس کیلئے تمام کمپیوٹر کورسز پر
25% ڈسکاؤنٹ
داخلہ جاری ہے
سٹی اکیڈمی آف پروفیشنل سٹڈیز
دارالعلوم جنوبی ربوہ 6211607,0345-7561638